کیڑے مکوڑے پانی کی ٹینکی میں گر جائیں تو پانی کا حکم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2760

تاریخ اجراء: 23 ذیقعدۃ الحرام 1445ھ /01 جون 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک چیونٹی ہوتی ہے اور اسی طرح اس سے تھوڑا سا سائز میں بڑا ایک insect ہوتا ہے، جسے ہم اپنی زبان میں مکوڑا کہتے ہیں، اگر یہ پانی کی ٹینکی میں گر جائے تو کیا اس ٹینکی کے پانی سے غسل اور وضو ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قوانین شریعت کی روشنی کے مطابق جن حشرات الارض میں بہتا خون نہیں ہوتا، اگر وہ پانی میں گر جائیں، تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا، لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر مکوڑا پانی کی ٹینکی میں گر جائے تو اس سے وہ پانی ناپاک نہیں ہو گا، اس پانی سے وضو اور غسل بھی کر سکتے ہیں اور اس پانی کو پی بھی سکتے ہیں، البتہ اگر پانی کی ٹینکی میں مکوڑا گر کر مر جائے اور اُسی میں پڑا رہنے کے سبب اُس کے اجزاء بکھر جائیں، تو اس سے وضو و غسل تو مطلقا ہو سکتا ہے، لیکن جس پانی میں اس کے اجزاء شامل ہوں، اس کا پینا جائز نہیں کیونکہ حشرات الارض کا کھانا جائز نہیں۔

بدائع الصنائع میں ہے " ان مات فی الماء او فی غیر الماء، فان لم یکن لہ دم سائل، کالذباب والزنبور والعقرب والسمک والجراد ونحوھا لا ینجس بالموت "یعنی خواہ وہ پانی میں مرے یا غیرِ پانی میں، اگر اس میں بہتا خون نہیں جیسے: مکھی، بِھڑ، بچھو، مچھلی اور ٹڈی وغیرہ، تو پانی ان کے مرنے سے ناپاک نہیں ہو گا۔(بدائع الصنائع، کتاب الطھارۃ، ج 1، ص 79، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

رد المحتار میں ہے "في التتارخانية: دود لحم وقع في مرقة لا ينجس ولا تؤكل المرقة إن تفسخ الدود فيها اهـ أي: لأنه ميتة وإن كان طاهرا. قلت: وبه يعلم حكم الدود في الفواكه والثمار "ترجمہ: تاتارخانیہ میں ہے کہ گوشت کا کیڑا اگر شوربے میں گر جائے تو وہ نجس نہیں ہو گا، البتہ اگر وہ کیڑا اس میں پھٹ گیا ہو تو اس شوربے یا سالن کو نہیں کھا سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کیڑا پاک ہونے کے باوجود مردار ہے (اور مردار کھانا جائز

نہیں)علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ اسی سے خشک اور تر پھلوں میں پائے جانے والے کیڑے کا بھی حکم معلوم ہو گیا۔(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص620، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے"فلو تفتت فيه نحو ضفدع جاز الوضوء به لا شربه لحرمة لحمه"یعنی اگر مینڈک کے اجزاء پانی میں بکھر جائیں، تب بھی اس پانی سے وضو جائز ہے لیکن اس کا گوشت حرام ہونے کی وجہ سے اس پانی کو پینا جائز نہیں۔

(لحرمة لحمه) کے تحت ردالمحتار میں ہے"لأنه قد صارت أجزاؤه في الماء فيكره الشرب تحريما كما في البحر"ترجمہ: کیونکہ اس کے اجزاء پانی میں گھل چکے ہیں، لہذا اس پانی کا پینا مکروہِ تحریمی ہے، جیسا کہ بحر میں مذکور ہے۔(الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص367، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم